Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

نمبر ۸۲	۲۴ ربیع الثانی ۱۳۹۷ھ ٭ ۱۴ شہادت ۱۳۵۶ھش ٭ ۱۴ اپریل ۱۹۷۷ء	جلد ۶۶/۳۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ شہادت ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۴ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ :-

کل بے چینی بہت رہی اور ضعف بھی رہا۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور مبارک وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میرے ابّا جان مکرم ملک عبد الجلیل صاحب عشرت کا بائیں آنکھ کا موتیا کا آپریشن ۶؍اپریل کو میو ہسپتال میں ہوا وہ البرٹ وکٹر وارڈ میں داخل ہیں۔ آپریشن والے دن ہی بندش پیشاب کی تکلیف شروع ہوگئی جو شدت اختیار کرتی چلی گئی۔ ڈاکٹروں نے مصنوعی طریق سے پیشاب خارج کرنے کا آلہ لگایا ہے۔

آپریشن کے کامیاب ہونے اور بندشِ پیشاب کی تکلیف دور ہونے کے لئے احبابِ جماعت سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری والدہ محترمہ دل کی تکلیف اور گردوں میں انفیکشن کی وجہ سے علیل ہیں ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (ملک محمود احمد۔ ۱۴ اندر سٹریٹ کرشن نگر لاہور)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اللہ تعالیٰ کے وعید معلق ہوتے ہیں جو دعا اور صدقات سے بدل جاتے ہیں

اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان کی فطرت میں مصیبت کے وقت دعا اور صدقات کی طرف رجوع کرنے کا جوش ہی نہ ہوتا

"لوگ اس نعمت سے بے خبر ہیں کہ صدقات، دعا اور خیرات سے ردِّ بلا ہوتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو انسان زندہ ہی مر جاتا۔ مصائب اور مشکلات کے وقت کوئی امّید اس کے لئے تسلّی بخش نہ ہوتی مگر نہیں اسی نے لا یخلف المیعاد فرمایا ہے لا یخلف الوعید نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے وعید معلّق ہوتے ہیں جو دعا اور صدقات سے بدل جاتے ہیں۔ اس کی بے انتہا نظیریں موجود ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان کی فطرت میں مصیبت اور بلا کے وقت دعا اور صدقات کی طرف رجوع کرنے کا جوش ہی نہ ہوتا۔

جس قدر راستباز اور نبی دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ کسی ملک اور قوم میں آئے ہوں مگر یہ بات ان سب کی تعلیم میں یکساں ملتی ہے کہ انہوں نے صدقات اور خیرات کی تعلیم دی۔ اگر خدا تعالیٰ تقدیر کے محو اور اثبات پر قادر نہیں تو پھر یہ ساری تعلیم فضول ٹھہر جاتی ہے اور پھر ماننا پڑے گا کہ دعا کچھ نہیں اور ایسا کہنا ایک عظیم الشان صداقت کا خون کرنا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد پنجم صفحہ ۲۷۳، صفحہ ۲۷۴)

لازمی چندوں کے بقایاجات جلد ادا فرماویں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لازمی چندوں کے بقایاجات کی ادائیگی کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا :-

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں، نہ سلسلہ پر احسان ہے، نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے۔ اور جس قدر رقم رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ؍ شہادت ۱۳۵۶ ہش
۱۴ ؍ اپریل ۱۹۷۷ء

مومنوں کی بنیادی ذمہ داری اور اس کے دو خاص پہلو

مامورینِ الٰہی اور خدائی جماعتوں کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ حق کی دنیا میں اشاعت کریں اور حتی المقدور اسے غالب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ اِس ذمہ داری کو کماحقہٗ ادا کرنے کے سلسلہ میں ان کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں تک پیغامِ حق پہنچا کر ان پر اتمامِ حجت کر دیں۔ لوگوں کو قبولِ حق پر مجبور کرنا ہرگز ان کے فرائض میں داخل نہیں ہوتا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں پیغامِ حق دوسروں تک پہنچانے کی ہدایت فرمائی وہاں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ آپؐ کا کام صرف لوگوں تک حق کو پہنچا دینا ہے انہیں حق کو قبول کرنے پر مجبور کرنا نہیں ہے۔ جہاں تک پیغامِ حق کی اشاعت کا تعلق تھا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (المائدہ آیت ۶۸)

ترجمہ:۔ اے رسول! تیرے ربّ کی طرف سے جو (کلام بھی) تجھ پر اتارا گیا ہے اسے (لوگوں تک) پہنچا اور اگر تُو نے (ایسا) نہ کیا تو (گویا) تُو نے اُس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں (کے حملوں) سے محفوظ رکھے گا اللہ منکروں کو ہرگز (کامیابی کی) راہ نہیں دکھائے گا۔

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرمایا کہ آپؐ کا کام صرف حق کو پہنچا دینا ہے لوگوں کو اسے قبول کرنے پر مجبور کرنا آپؐ کے فرائض میں شامل نہیں ہے چنانچہ فرمایا:۔

وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (اٰل عمران آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے (ان کو) اور (نیز) امّیوں کو کہہ دے کہ کیا تم (اللہ تعالیٰ کے) فرمانبردار بننے کے لئے تیار ہو۔ پس اگر وہ فرمانبرداری اختیار کر لیں تو (سمجھو کہ) وہ ہدایت پا گئے اور اگر وہ مُنہ پھیر لیں تو تیرے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ آپؐ کی ذمہ داری صرف یہ ہے کہ آپ پیغامِ حق دوسروں تک پہنچا دیں اور اگر لوگ اسے قبول نہ کریں یعنی ردّ کر دیں تو اس کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے ان کے انکار کی آپؐ پر کوئی ذمہ داری عائد نہ کی جائے گی کیونکہ خدا نے آپؐ کو دوسروں کے قبولِ حق کا ذمہ دار نہیں بنایا۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ (الشوریٰ آیت ۴۹)

ترجمہ:۔ پھر بھی اگر وہ اعراض کریں تو (کرتے رہیں) ہم نے تجھے ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔ تجھ پر تو صرف بات کا پہنچا دینا فرض ہے۔

اب چونکہ اللہ تعالیٰ کی واضح ہدایت کے بموجب آپؐ کا کام صرف حق کو پہنچا دینا تھا لوگوں کو اسے قبول کرنے پر مجبور کرنا نہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ایک خاص اعلان کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ ۟ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ ۙ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ؕ (الکہف آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اور (لوگوں کو) کہہ دے کہ یہ سچائی تمہارے رب کی طرف سے ہی (نازل ہوئی) ہے۔ پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کر دے (مگر یہ یاد رکھے کہ) ہم نے ظالموں کے لئے یقیناً ایک آگ تیار کی ہے جس کی چار دیواری نے انہیں گھیرا ہوا ہے۔

اِس میں شک نہیں کہ مامورینِ الٰہی کی ذمہ داری صرف لوگوں تک حق کو پہنچا دینا ہوتی ہے۔ ان سے صداقت کو زبردستی منوانا ان کے فرائض میں شامل نہیں ہوتا لیکن تبلیغ کے ضمن میں ان کی یہ ذمہ داری عند اللہ اُس وقت ادا ہوتی ہے جب وہ پیغامِ حق پہنچانے میں لوگوں پر حجت پوری کر دیتے ہیں۔ البتہ جب اتمامِ حجت ہو جائے اور لوگ پھر بھی حق کو قبول نہ کریں اور مخالفت پر اُسی طرح کمر بستہ رہیں تو پھر خدا تعالیٰ مخالفینِ حق سے خود نمٹتا ہے۔ وہ یا تو ان کے دلوں کو قبولِ حق کی طرف مائل کر دیتا ہے یا پھر ان کے مسلسل ظلم کی وجہ سے اُس کا عذاب انہیں آ پکڑتا ہے۔ اِسی لئے جب اہلِ مکّہ پر اتمامِ حجت ہو گیا اور ان کی غالب اکثریت حق کو ردّ کرتے ہوئے مخالفت میں حد سے زیادہ بڑھتی ہی چلی گئی تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپؐ نے اور آپؐ کے صحابہؓ نے حتی المقدور اپنی ذمہ داری پورے طور پر ادا کر دی ہے اور یہ کہ اب آپؐ ان لوگوں کے قبولِ حق کے معاملہ کو خدا پر چھوڑ دیں اور نتیجہ کے منتظر رہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ۝ وَذَرْنِىْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِى النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝ (المزمل آیات ۱۱، ۱۲)

ترجمہ:۔ اور جو کچھ یہ لوگ (یعنی تیرے مخالف) کہتے ہیں اُس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا اور نعمت والے (یعنی مالدار) منکروں کو اور مجھ کو اکیلا چھوڑ دے اور تو ان کو کچھ ڈھیل دے (یعنی وہ خود اپنے کئے کی سزا پا کر رہیں گے)

یہ تو صحیح ہے کہ اتمامِ حجّت ہو جانے کے بعد تبلیغ کی حد تک مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین کی ذمہ داری پوری ہو جاتی ہے اور اس کے بعد غلبۂ حق کے پورے معاملہ کو خدا تعالیٰ براہِ راست اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے لیکن اِس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین اپنے آپ کو ہر لحاظ سے بری الذّمہ سمجھتے ہوئے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہیں اور سرے سے کوئی جدّ و جہد نہ کریں۔ اُس وقت ان پر یہ عظیم الشان فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تقویٰ کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے نیکی اور نیک چلنی کا دل موہ لینے والا نمونہ پیش کر کے خدا تعالیٰ کی راہ میں مالی و جانی قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں اور خاص تعہّد کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور درد و الحاح سے یہ دعائیں کریں کہ وہ حق کو دنیا میں غالب کر کے اپنے وعدوں کو پورا فرمائے تا وہ اپنی زندگیوں میں حق کو دنیا میں غالب آتا دیکھ لیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ المزمّل میں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو اتمامِ حجّت کے بعد منکروں کو ان کے حال پر چھوڑتے ہوئے شریفانہ طور پر ان سے الگ ہونے کی تلقین فرمائی وہاں ساتھ ہی راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر تہجّد میں دعائیں کرنے کی تلقین کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:۔

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (المزمل آیت ۲۱)

ترجمہ:۔ پس قرآن میں سے جتنا میسّر آئے پڑھ لیا کرو اور نمازیں قائم کرنے میں لگے رہو اور زکاتیں دو اور اللہ کو خوش کرنے کے لئے اپنے مال کا ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر الگ کر دیا کرو۔ اور جو بھلائی بھی تم اپنی جانوں کے لئے آگے بھیجو گے تم اس کو اللہ کے پاس پا لو گے۔ وہ بہتر نتیجہ نکالنے والا اور زیادہ سے زیادہ اجر دینے والا ہے۔ اور اللہ سے استغفار کیا کرو۔ اللہ بہت معاف کرنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے۔

اِس سے ظاہر ہے کہ اتمامِ حجّت کے بعد مومنوں کی ذمہ داری صرف ایک حد تک ہی پوری ہوتی ہے کُلّی طور پر ختم نہیں ہوتی اور نہ تاحیات وہ ختم ہو سکتی ہے۔ اتمامِ حجت سے قبل تبلیغ پر زور زیادہ ہوتا ہے اور اتمامِ حجّت کے بعد اصلاحِ نفس دعاؤں اور مالی و جانی قربانیوں پر زور بڑھ جاتا ہے۔ یہ مجاہدہ ہی جاذبِ نصرتِ الٰہی ثابت ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غلبۂ حق کے وعدوں کو مومنوں کے حق میں پورا کر کے ان کے لئے دائمی خوشیوں اور خوش حالیوں کے سامان کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِمامُ الزّمان

مکرم سید منیر احمد صاحب باہری ربوہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کائنات میں اپنی نیابت و خلافت کے عظیم منصب کے لئے پیدا فرمایا ہے اور اس کو ایسے قوٰی اور استعدادیں عطا کی ہیں کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا مقدس رنگ اپنے اوپر چڑھا کر ہمرنگِ خالق کائنات بن جائے اور تعلق کے اعتبار سے ذاتِ باری کے اس قدر قریب ہو جائے کہ مُحب کی حیثیت سے ترقی کر کے محبوب حق تعالیٰ بن جائے اور جو کچھ ربِ کریم کا ہے۔ وہ سب اس کا ہو جائے۔ اس کا منشاء اللہ تعالیٰ کا منشاء ہو۔ اس کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی قرار پائے۔ اس کی خوشنودی رضائے الٰہی اور اس کی ناراضگی غضب الٰہی بن جائے۔ اس مقامِ جلیل تک رسائی کے لئے بندۂ مشتاق جو جدوجہد کرتا ہے اسے تصوف کی اصطلاح میں سلوک کہتے ہیں اور یہ مجاہد "صوفیاء کی اصطلاح میں سالک یا ولی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا کی لامتناہی وسعتوں کی نسبت سے مقاماتِ ولایت بھی بے نہایت ہیں" ولی " ایک ایسا لفظ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنے محبوب و محب کے درمیان مشترک رکھا ہے جو دونوں وجودوں کی عدم مغائرت اور انتہائی قرب پر دلالت کرتا ہے اور سالک کی ہمت بڑھانے اور شوق افزائی کے لئے مہمیز کا کام دیتا ہے۔ یہ سب مضمون ارشادِ خداوندی

إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ
فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

میں بیان ہوا ہے جو میرے نزدیک تصوف کی جان ہے۔

خدا تعالیٰ کے رستہ کا ہر مجاہد ولی اللہ ہے البتہ ظرف و استعداد نیز سعی و مجاہدہ کے فرق سے اولیاء اللہ کے مقامات مختلف ہیں پھر بعض اوقات کچھ خارجی عوامل مثلاً اقتضائے زمانہ وغیرہ بعض اولیائے کرام کی ماموریت کا بھی سبب بنتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ولایت ان مقدس ہستیوں کی ذات ہے اور ماموریت ان کی صفت و عرض ہے گویا ہر نبی ولی ضرور ہوتا ہے مگر ہر ولی مامور نہیں ہوتا۔ اس قدر وضاحت سے یہ سمجھنا آسان ہو گا کہ سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنی ذات کے اعتبار سے خاتم الاولیاء ہیں یعنی مخلوقات میں سے قربِ حضرت ذوالجلال میں سب سے بڑھ کر بلکہ اس قدر قریب کہ اس سے زیادہ قریب دو وجودوں میں متصور ہی نہ ہو سکے اور اپنے منصب کے اعتبار سے آپ خاتم الانبیاء ہیں یعنی سید النبیین اور مصدق النبیین گویا حضور پاک کی ذات فیضانِ ربانی مخلوقات تک پہنچانے کا واسطہ ہے اور آپ کا منصب سب مامورین کی تصدیق بلکہ مامور کئے جانے کا ذریعہ اور سبب ہے۔

قرآن مجید سے ہدایت پا کر سب اولیائے اُمت نے اس بات کو تسلیم کیا اور اپنے تجربہ سے سب نے اس پر گواہی دی ہے کہ اُمت محمدیہ کو قیامت تک سب فیضان روحانی اپنے رسولِ متبوع سے بواسطہ مقبولانِ درگاہِ رسالت ملتا رہیگا اور اس سراجِ منیر کی روشنی قیامت تک ایسے نئے چاند اُمت میں پیدا کرتی رہے گی جو ہر زمانہ میں اندھیروں کو اجالوں سے اور گمراہی کو رُشد و ہدایت سے بدلتے رہینگے ۔۔ صاحب حال لوگوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ اولیائے امت میں سے کچھ خاص وجود وقفہ وقفہ سے ایسے بھی پیدا ہوتے ہیں جو اپنی فنا فی الرسول کی امتیازی شان کے باعث خاتم الاولیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کا نقش بطریق مناسبت و مشابہت پورے طور پر اپنے اندر لے لیتے ہیں اور ظلی طور پر اپنے اندر لے لیتے ہیں اور ظلی طور پر اپنے زمانہ کے خاتم الاولیاء قرار پاتے ہیں[3] زمانہ کے سارے اولیاء ان کے ماتحت کر دئے جاتے ہیں اور وہ خلیفۃ اللہ فی الارض کی حیثیت سے اصلاح خلق کے لئے مامور کئے جاتے ہیں۔ ایک خلقِ کثیر اُن سے فیض پاتی اور روحانی زندگی حاصل کرتی ہے۔ یہ بزرگ قطب، غوث قطب مدار، خاتم الاولیاء، خاتم الخلفاء اور امام الزمان کہلاتے ہیں ایک طرف قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کلِ ولیِ اللہ کا نعرہ ہوتا ہے تو دوسری طرف عنقی راسی علیٰ ذیلی کا آوازہ تسلیم! ۔۔ اسباب یہ بھی سب اولیائے امت مقدسہ متفق ہیں کہ جانِ امت حضرت خاتم الاولیاء خاتم الانبیاء، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اُمت کے جن افراد نے سب سے پہلے فیضان و نقشِ ختمِ ولایت حاصل کیا وہ چار نفوسِ نصیب وجود ہیں جو آیتِ تطہیر کے نزول پر رحمۃ للعالمین کی ردائے مقدسہ پر مشتمل بیت محمد میں فروکش ہوئے اور ساری اُمت کے اولیاء نے انہی سے فیضانِ محمدی طریقِ باطنی سے حاصل کیا ہے اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔ چنانچہ حضرت شیخ سرہندی مجدد الف ثانی رح نے نہایت واضح الفاظ میں اپنے ایک مکتوب میں لکھا ہے کہ ولایت و ختم ولایت کی نعمت اہل بیت رسول ہی کے واسطہ سے امت میں بٹتی رہی ہے اور بالآخر اسی واسطے سے یہ نعمت حضرت مہدی آخر الزمان کو پہنچے گی۔ اسی طرح "میخانہ درد" کے صفحہ ۲۵-۲۶ پر ایک رؤیا حضرت سیدنا میر نذیر دہلوی ۔۔۔۔۔۔ کی یوں درج ہے کہ "خواب کی حالت میں حضرت امام حسن مجتبےٰ کو دیکھا حضرت امامؑ نے فرمایا کہ مجھے نانا جان نے خاص اسلئے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجھے معرفت اور ولایت سے مالامال کروں یہ خاص نعمت ہے جو خانوادہ نبوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی اس کی ابتداء تجھ پر ہوئی ہے اور انتہاء اس کا امام مہدی موعود پر ہوگا"

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں :- "پھر بعد اس کے جو الہام ہے وہ یہ ہے صل علی محمد و آل محمد سید ولد آدم و خاتم النبیین (درود بھیج محمد پر اور آل محمد پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے) یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کے طفیل سے ہیں اور اسی سے محبت کرنے کا صلہ ہے۔ سبحان اللہ اس سرورِ کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محب خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بن جاتا ہے۔

. . . .

اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سرّ ہے کہ افاضۂ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہی طیبین و طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔"
(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۳ پرانا ایڈیشن)

اسی نے فرمایا :-

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمد است

اس کے علاوہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد ارشادات و الہامات اور کشوف و رؤیا اس بات کی بین شہادت پیش کرتے ہیں کہ آپ کو فیضانِ محمدی بواسطہ اہل بیت رسول پہنچا ہے اور آپ نے انہی کے طفیل خاتم الخلفاء اور امام الزمان کا منصب پایا ہے۔

آپ کا دعوے وارث فیضانِ محمدی ہی کا ہے۔ اسی محبوب کے جھنڈے کو سربلند رکھنے اور اسکی صداقت و عظمت کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے آپ کو مامور کیا گیا۔ یہی آپ کی قائم کردہ جماعت کا مشن اور مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جلد ایسے دن دکھائے کہ ہماری ناچیز کوششوں سے چار دانگ عالم میں محمدی پھریرا لہرانے لگے اور سب انسان ثناخوانِ محمد بن جائیں۔

ع
این است کام دل اگر آید میسرم

ملک غلام فرید صاحب مرحوم و مغفور کا ذکر خیر

مکرم سردار مصباح الدین صاحب چنیوٹ

(۲)

مرحوم ایسے خوش طبع تھے کہ ملنے والے کے اندر انبساط کی رو چل پڑتی خوش فکر ایسے کہ دینی ہی نہیں دنیوی مسائل پر بھی بصیرت رکھتے۔ ملک صاحب کو اس وقت کے سیاسی مسائل پر بھی خوب بصیرت حاصل تھی۔ ان تحریکات میں سرگرمی دکھانے والوں میں سے کئی ایک سے صحیح نقطہ نگاہ رکھتے تھے پہلی جنگ عظیم میں ترکی جو حریفی کا اتحادی بن گیا تو ملک صاحب ترکی کے فیصلہ کو درست نہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ اسی نادرست فیصلہ کا جو نتیجہ نکلا۔ ترکش ایمپائر ختم ہو گئی اور مسلمان ممالک اب تک جو خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ ظاہر و باہر بات ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں ترکی جو غیر جانبدار رہا۔ تو ملک صاحب خوش ہوئے کہ ترکش ایمپائر سے جو حصہ ترکوں کے لئے بچ گیا ہے وہ تو اب بچ گیا سو وہ بچا ہی رہے گا۔ دوسری جنگ عظیم میں وہ اس یقین پر قائم تھے کہ برطانیہ کو فتح ہوگی۔ جب فرانس پر بھی ہٹلر کا قبضہ ہو گیا تو ایک صاحب نے ملک صاحب سے کہا۔ کہ بتلایئے اب برطانیہ کیسے بچ سکے گا ان کی بصیرت یہ تھا۔ کہ فرانس برطانیہ کی کشتی کے ساتھ پتھر بندھا ہوا تھا۔ اچھا ہوا وہ بوجھ جاتا رہا۔ اب کشتی ہلکی ہو کر آسانی سے چل کر ساحل مراد پر پہنچے گی۔ چنانچہ برطانیہ فتحیاب ہو گیا بصیرت ذہنی کے ساتھ ملک صاحب کو کچھ ایسا مصفا دل بھی ملا ہوا تھا۔ کہ رویا اور کشوف کی نعمت سے بھی انہیں حصہ ملا ہوا تھا۔

رڈی موثرات کا جوہر رکھتے تھے لیکن انکسار مرصع اور مسجع کلام کی وجہ سے نہ ہوتا تھا وہ تو بات ہاں بالعموم پنجابی میں کرتے تھے۔ اثر کا باعث بات کی سچائی اور اس کے پیچھے دل کا اخلاص ہوتا۔ ایک دفعہ سر ڈاکٹر محمد دین تاثیر مرحوم سے ملنا ہو گیا یہ تقلید معاندین سلسلہ اور اپنے دل میں بھی انگریز کے خلاف جذبہ رکھنے کی بناء پر اس اعتراض کا ذکر کر دیا کہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے انگریز کی کیوں تعریف کی ہے۔ ملک صاحب نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب سو سال سکھوں کے اسلام کی محرمات کی بے حرمتی کرنے اور مسلمانوں سے بربریت کا سلوک کرنے سے آپ آگاہ ہیں۔ خود آپ کسی ایک تصور کا ذکر کرتا ہوں۔ آپ مع والدہ۔ بیوی بہنوں۔ بیٹیوں۔ باپ بھائی۔ بیٹوں کے جنگل میں ہوں۔ ڈاکوؤں کا ایک ٹولہ وہاں آ پہنچے اور وہ آپ کے سبھی ذکور کو تو جان سے مار ڈالتے اور اناث کو اٹھا لے جانے کو ہو۔ عین اس گھڑی کوئی فرنگی وہاں پہنچ جائے اور وہ ان ڈاکوؤں سے آپ کے کنبہ کو بچائے تو ظاہر ہے آپ کے دل میں اس فرنگی کے لئے بے اختیار جذبہ تشکر اچھلے گا۔ سنئے ڈاکٹر صاحب! مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام ایسا شخص تھا۔ کہ تمام جسمانی علائق سے زیادہ اسے اسلام عزیز تھا سکھوں کا وجود اسلام کے لئے آفت بنا ہوا تھا۔ انگریز کے آنے سے جو مسلمانوں کو امن حاصل ہوا۔ دین اسلام کے لئے آفت بنا ہوا تھا۔ انگریز کے آنے سے جو مسلمانوں کو امن حاصل ہوا۔ دین اسلام آزاد ہوا۔ اس کی تقدیس بحال ہوئی تو انگریز کے اس احسان کا تشکر تھا جو مرزا صاحب علیہ السلام کے دل میں پیدا ہوا اور سپاس احسان کے جذبہ سے انگریز کی تعریف کی نہ کہ انگریز کی طرف سے کسی جاگیر منصب انعام ملنے پر کی تھی پر۔ ملک صاحب نے جس جوش اخلاص اور بات کی سچائی کے زور سے کلام کیا۔ سچائی ڈاکٹر صاحب کے دل میں اتر گئی اور کہا ملک صاحب گواہ رہیئے۔ آئندہ اس اعتراض کے میری زبان پہ آنے کا تو کیا امکان میرے دل سے ہی یہ اعتراض اٹھ گیا ہے۔

ملک صاحب کی سکول لائف کا زمانہ ایسا تھا کہ قادیان کی زمین قرآن خوانی کا چمن زار تھا۔ صبح کے وقت تلاوت قرآن کی اس قدر آوازیں بلند ہوتیں کہ قادیان کے اوپر کی تمام ہوا ان آوازوں کی لہروں سے معمور ہو جاتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ صبح کے وقت مستورات میں درس دیتے۔ عصر کے وقت تمام اہالیان قادیان کے سامنے درس کرتے نماز مغرب کے بعد اپنے صاحبزادے میاں عبدالحی مرحوم کو سبقاً قرآن پڑھاتے تو وہ وقت بھی درس تمام ہی کا بن جاتا سکول کے طلباء کی بھی خاصی تعداد اس میں شامل ہوتی ان میں ملک صاحب بھی ہوتے پھر مرحوم زود نویس بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کی زبان سے بیان فرمودہ معارف قرآن نوٹ کرتے جاتے۔ بورڈنگ ہاؤس میں حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب رضی اللہ عنہ سے حدیث پڑھتے۔ نماز صبح کی سلام پھیرنے پر کھڑے ہو جاتے اور حاضرین نماز سے دعائیں کہلواتے باوجود نسبتاً رفقاء طلباء سے دینی مشاغل میں پیش پیش رہنے کے کھیل کے میدان میں کسی کھلاڑی سے پیچھے نہ تھے۔ خوب مہر گرمی سے ہاکی کھیلتے معلوم ہوتا کہ قیام انگلستان کے دوران لندن اور دلی (دہلی ۵۲) میں کرکٹ میچ ہوتے دیکھ کر فن کرکٹ کھیلنے کے بھی رموز آگاہ ہو گئے کر جب واپس آئے تو گاہے گاہے کرکٹ کا بھی شوق کر لیتے۔ یہی نہیں کہ میدانی کھیلوں ہی میں حصہ لیتے تو حلیف کم ہی ان کو مات دے سکتا بلکہ خود ہی مات کھا جاتا۔

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے قیام سے سلسلہ کو جو فروغ حاصل ہوا وہ تاریخ سلسلہ کا ایک مستقل باب ہے اس باب سے اتنا ذکر دوں کہ ہوسٹل کا قیام بھی ملک صاحب کے لاہور کالج میں داخل ہونے پر ہوا اور پھر اس کی بیرکوں میں تبلیغی رنگ سے مسلح ہوا ٹولوں کا جو دستہ رہتے والا تھا اس کے سرخیل بھی ملک صاحب تھے

مرحوم ملک صاحب پاکپتن والے بزرگ بابا فرید کے ہم نام تھے۔ اس نام کی وجہ سے کیا اساتذہ اور کیا طلباء سبھی انہیں "باباجی" کہہ کر پکارتے تھے۔ چنانچہ مدت تک باباجی ہی کہلاتے رہے لقب "شیخ" اختیار کر لیا۔ ان کے بڑے بھائی۔ ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم نے اپنی برادری میں "ملک" کا لقب بھی مروج ہوتے پایا تو "ملک" کا لقب اختیار کر لیا۔ اپنے بڑے بھائی صاحب کی تقلید میں چھوٹے بھائی نے بھی "ملک" کا لقب اختیار کر لیا اور پھر تادم حیات ملک صاحب ہی ہو کر رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال سے دو ڈھائی ماہ قبل ملک صاحب کا پہلی مرتبہ قادیان آنا بھی ہو گیا اور حضرت اقدس علیہ السلام کی زیارت سے شرف ہو گئے اور یوں صحابہ مسیح موعود علیہ السلام میں بھی شمار ہو جانے کا نصیبہ مل ہو گیا۔ نڈر حق گو تھے۔ جو دل میں ہوتا وہی زبان پر آتا۔ اخلاق مومنانہ تھے۔ یہ احساس کہ کسی کو ان کے ہاتھ اور زبان سے ایذا نہ پہنچے شعار زندگی رہا۔ اطوار کچھ اس درجہ نپے تلے تھے۔ کہ ان گھڑت سے ہی معلوم دیتے تھے مگر ان میں بانکپن اور حسن تھا۔ طبیعت میں تصنع اور بناوٹ نہ تھی۔ ظاہر داری کے کسی درپے چنداں غلام نہ تھے۔ اپنی سہولت اور آرام مقدم رکھتے تھے۔ چوکڑی مار کر بیٹھے ہوؤں میں بلا تکلف اکڑوں ہو کر بیٹھ جاتے کرسی نشینوں میں بلا تکلف دونوں پاؤں کرسی کی سیٹ پر رکھ کر بیٹھ جاتے۔ خلقتاً مغلوب النوم تھے۔ بے وقت بھی سو جاتے تو دیر تک سوئے رہتے ایک دفعہ تو کسی ہم صنف کو دیر تک سونے کا مقابلہ کا چیلنج دیدیا۔ مگر باایں ہمہ در وصف سحر خیز تھے۔ یستغفرون بالاسحار میں سے تھے۔ نماز میں اسی درجہ تبتل الی اللہ پا جانے والے جو کانک تراہ میں مذکور ہے۔ عبادت الٰہی میں فرق نہ آ جانے کے احساس کا یہ عالم تھا۔ جب سے جان کمزوری کا شکار ہو گئی تھی۔ اور روزہ رکھنے سے معذور ہو گئے تو روزہ کی عبادت سے محروم ہو جانے سے بیحد صدمہ کا اظہار کرتے تھے۔ میں انہیں یہ کہہ کر تسلی دیتا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ جنہیں حقیقی عذر سے روزہ رکھنے سے معذوری پر صدمہ ہو تو فرشتے ان کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ بیماری میں ارکان نماز پورے طور پر ادا نہ ہونے کا صدمہ محسوس کرتے تھے کہ نماز بے جیدی ہو گئی۔ بڑے بااثر اور بارسوخ تھے اور اپنی اس خداداد دولت سے پوری خوش دلی سے حاجتمندوں کی مدد کرتے تھے۔ عطاء ربی سے حافظہ میں ایسا ملکہ پایا ہوا تھا کہ باوجودیکہ حافظ قرآن نہ تھے مگر قرآن کی کسی آیت اور مقام کے حوالہ کی ضرورت پیش آتی تو بغیر کسی کاوش کے بتلا دیتے۔ تفسیر کے بورڈ میں تعینات ہوتے تو اس کام کے دوران کسی آیت اور مقام کے حوالہ کی ضرورت پیش آتی تو فوراً بتلا دیتے ان کے اندر اس خداداد جوہر سے حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اس قدر خوش ہوتے کہ فرمایا۔ اب ہمارا کتاب کلید قرآن کی ضرورت ہی نہیں رہی مستند تو تھا کلید قرآن انہیں میسر آ گیا ہے

بفضل خدا معاشی اعتبار سے مرفہ الحال تھے۔ مگر طبیعت سادگی کی گھٹی سے ڈھلی ہوئی تھی لباس ستھرا تو ہوتا مگر قیمتی نہ ہوتا۔ کھانے میں خوش ذائقہ ہی کھانے ہی مرغوب طبع نہ تھے۔ دال روٹی بھی پوری رغبت سے کھاتے اور دسترخوان پر کوئی خوش طعم ڈش ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجاتی تو شکرِ نعمت کے جذبہ سے اسے بھی استعمال میں لاتے۔ ان کی وضع میں ایک خصوصی بات یہ تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے نمونہ پر سر پر انگشت دو انگشت بھر لمبے بال رکھتے۔ فی الجملہ الواجد ان کی سیرت تین باتوں سے عبارت تھی۔ قرآن خواں تھے۔ عاشقِ رسولؐ تھے۔ عبداللہ تھے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں اولادِ کثیر کی نعمت سے بھی نوازا اور ان کے پھلنے پھولنے کی بہار بھی دکھائی۔ سبھی بیٹے اعلیٰ سے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور دین سے محبت اور اس کے لئے غیرت ہے۔ سبھی نے ورثہ پدری سے ...... حصہ پایا ہے۔ اس ضمن میں یہ زائد کردوں" ان کا ایک بیٹا پچھلے برسوں کمرِ ناک دردِ کمر کے آزار میں مبتلا رہا۔ اسے کراہتے ہوئے دیکھ کر کلیجہ پھٹتا تھا۔ بحمد اللہ اب حالت بہتر ہے۔ ملک صاحب کی ایک صاحبزادی ہیں جن کا سہارا وہ خود ہی تھے یہ دونوں بہن بھائی جماعت کی خصوصاً ملک صاحب کے خاص محبتوں کی دعا کے محتاج ہیں۔ تقسیم ملک بعد لاہور میں ہی بس گئے تھے اور وہیں ان کی وفات ہوئی ہے مگر ؎

آخر گِل اپنی صرفِ درِ میکدہ ہوئی
پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

ملک صاحب کے اندر بہشتی روح تھی۔ وہ اپنے بہشتی بزرگوں اور بھائیوں کے ساتھ بہشتی مقبرہ ربوہ میں آلیٹے۔

حرفِ آخر۔ یہ ۱۹۱۵ء تھا ہم سکول میں طالب علم تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد میں پہلی مرتبہ وقفِ زندگی کی تحریک فرمائی۔ اس پر لبیک کہنے والوں میں ملک صاحب بھی تھے۔ لبیک کہنے والے مجموعہ سے حضور رضی اللہ عنہ نے دس خدام کا انتخاب فرمایا۔ ان کو گول کمرہ میں دو دین تربیتی اسباق بھی نوٹ کروائے اور فرمایا کہ ضرورت پیدا ہوتے رہنے پر تم میں سے جو اس کے مناسب ہوگا خدمت پر لگاتا چلا جاؤں گا۔ ان سب پر خدا کا فضل شاملِ حال ہوا کہ ان سب کو ہی حضورؓ کے ارشاد پر خدمت پر لگنے کی سعادت حاصل ہو گئی۔ ان میں سے جو قضی نحبہ کا نصیب پا چکے ہیں ملک صاحب بھی قضی نحبہ کا نصیب پا کر ان سے جا ملے ہیں۔ میرے علم میں اُن دسوں میں سے اب ہم صرف تین رہ گئے ہیں جو مَن ینتظر کی ذیل میں ہیں۔ اللہ کرے کہ ہمارا بھی اپنے قضی نحبہ کا نصیب پا جانے والے ساتھیوں کے ہم مثل انجام ہو کہ یہ چیز زورِ بازو سے اور نہ زاری سے حاصل ہو سکتی ہے محض خدا کے فضلِ خاص سے ہی حاصل ہو سکتی ہے ؎

اگر کسی کیس میں

(۱) ادویات بے اثر ہونے لگیں۔
(۲) دواؤں کے بُرے اثرات ظاہر ہونے لگیں۔
(۳) یا کسی دوا کی عادت پڑنے کا خطرہ ہو

تو

اس مرض کی

کیور CURE

سے بفضلہ تعالیٰ بیماری جڑ سے ختم ہو جائے گی ۲۰۰۰۰۰۔ا۔ دس ہزار اور لاکھ طاقت کے پاور کیپسولز کی یکے بعد دیگرے مرض کے اسباب اور جراثیم وغیرہ کے خلاف مسلسل زور دار یلغار مذکورہ تینوں رکاوٹوں کو توڑ کر مریض کو شفا سے ہمکنار کرتی ہے۔

PILES - بواسیر
ASTHMA - دمہ
DIABETES - ذیابیطس

وغیرہ

ہر قسم کی ضدی اور مزمن امراض کی کامیاب اور آزمودہ کیورز CURES کا لٹریچر بیس ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

ڈاکٹر صاحبان جدید میڈیکل سائنس، کیوریٹو سسٹم (Curative System) کا جملہ لٹریچر مفت حاصل فرمائیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ راولپنڈی

ہیڈ آفس (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۶۰۶

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۰۶۸

میں خواجہ اعجاز احمد ولد خواجہ محمد اکرم صاحب قوم کشمیری پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۔/۳۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ خواجہ اعجاز احمد ولد خواجہ محمد اکرم صاحب B/215 نیو ٹیمپل روڈ ریلوے کالونی مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ منور احمد جاوید موصی ۱۵۵۷۰ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد۔ خواجہ محمد اکرم (والد موصی) صدر موصیان مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۳۰۶۹

میں تاج سلطانہ بیوہ لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب مرحوم۔ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ مبلغ ۔/۵۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۳۲ تولہ۔ مالیتی ۔/۱۵۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ تاج سلطانہ معرفت یحییٰ خضر صاحب لودھی E.O.M-127-D طفیل روڈ لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد۔ یحییٰ خضر

گواہ شد لیفٹیننٹ کرنل محمد سعید۔ موصی ۱-۲۷۵ لاہور [illegible]

مسل نمبر ۲۳۰۷۱

میں مبشر احمد اشرف ولد حافظ محمد عبداللہ صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ریڈیو مالیتی ۔/۲۰۰ روپے
۲۔ گھڑی مالیتی ۔/۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۳۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ مبشر احمد اشرف معرفت کیپٹن نواب الدین صاحب ۲-۲۸۹/۲۶ حیدر منزل۔ ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد۔ محمد عثمان چینی مربی سلسلہ احمدیہ۔ ڈرگ روڈ کراچی۔

گواہ شد۔ عبدالباری قیوم۔ ڈرگ روڈ کراچی۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے۔ (مینیجر)

براہ کرم انصار اللہ کے بجٹ کی تدریجی وصولی جلد بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرحوم والدین کے لئے ایصالِ ثواب کی قابلِ تقلید مثال

اور

درخواست دعا

مکرم کیپٹن عبدالسلام خان صاحب ۱۳۹۔ احمد پارک لاہور مبلغ پانچ ہزار روپے برائے امداد مستحقین بھجواتے ہوئے احباب جماعت سے اپنے والد محترم مولانا محمد یعقوب خان صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر "لائٹ" لاہور کی بلندئ درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکرم کیپٹن عبدالسلام خان صاحب کے مرحوم والدین کے درجات بلند فرمائے اور مکرم کیپٹن صاحب کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ناظم ارشاد وقفِ جدید)

الفضل کی اعانت کرنے والے احباب

خاکسار کے حالیہ دورہ میں مندرجہ ذیل احباب نے دوسرے لوگوں کے نام پرچہ جاری کرنے کے لئے اعانت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

۱۔ مکرمہ بیگم صاحبہ تاثیر احمدی صاحب	کراچی	۱۰۱ـــ۰۰
۲۔ مکرم فتح محمد شرما صاحب	″	۴۰ـــ۰۰
۳۔ ″ شیخ شریف احمد صاحب بانی ابن محترم شیخ محمد صدیق صاحب بانی مرحوم (انہوں نے ہر سال اتنی رقم ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔)	کراچی	۴۵۰ـــ۰۰
۴۔ مکرم بابو عنایت اللہ صاحب ڈرگ روڈ	کراچی	۳۶ـــ۰۰
۵۔ ″ خالق داد صاحب	″	۱۰۰ـــ۰۰
۶۔ ″ عبدالسمیع صاحب	″	۶۰ـــ۰۰
۷۔ ″ رشید طارق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع	″	۲۰ـــ۰۰
۸۔ ″ چوہدری محمد خالد صاحب شاہ نواز لمیٹڈ	″	۲۰۰ـــ۰۰
۹۔ ″ ″ نعیم احمد صاحب	″	۲۰۰ـــ۰۰
۱۰۔ ″ ″ حبیب اللہ بٹ صاحب	″	۵۰ـــ۰۰
۱۱۔ ″ شیخ رحمت اللہ صاحب ایسٹرن سروسز	″	۱۰۵ـــ۰۰
۱۲۔ ″ چوہدری محمد ظفر اللہ صاحب ماڈرن موٹرز	″	۱۸ـــ۰۰
۱۳۔ ″ ″ نبی احمد صاحب	″	۲۰۰ـــ۰۰
۱۴۔ ″ ″ عنایت اللہ صاحب	″	۱۵۰ـــ۰۰
۱۵۔ ″ شیخ شریف احمد صاحب دستگیر کالونی	″	۱۰۰ـــ۰۰
۱۶۔ ″ خواجہ منیر احمد صاحب	″	۱۰۰ـــ۰۰
۱۷۔ ″ طاہر احمد ہاشمی صاحب	″	۳۰۰ـــ۰۰
۱۸۔ مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب	کراچی	۱۸ـــ۰۰
۱۹۔ ″ چوہدری ناصر احمد صاحب دستگیر سوسائٹی	″	۱۰۰ـــ۰۰
۲۰۔ ″ منور احمد صاحب	″	۱۸ـــ۰۰

(باقی)

نور کاجل کی نئی پیکنگ

نور کاجل اب نئی خوبصورت شیشی میں پیک ہو رہا ہے۔ پہلے کی طرح چھوٹی اور بڑی پیکنگ ہوگی۔ ان میں جلد ہی سلائی بھی لگا دی جائے گی۔ انشاء اللہ

آئندہ کے لئے خوردہ قیمتیں حسب ذیل ہوں گی:۔

نور کاجل خورد ۱/۵۰ نور کاجل کلاں ۲/۵۰

دکانداروں کو معقول کمیشن دیا جائے گا۔

(المشتہر مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ)

مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس مرتب "احمدی جنتری" (ابن محترم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب آف قادیان) مورخہ ۱۰ بروز اتوار پونے دو بجے ایک عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ اِنّا للہ و اِنّا الیہ راجعون۔

مرحوم گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار تھے۔ زیادہ تکلیف جگر کی تھی جو باوجود ہر قسم کے علاج معالجہ کے بڑھتی ہی چلی گئی اور بالآخر جان لیوا ثابت ہوئی۔ مرحوم حافظِ قرآن تھے۔ بچپن میں انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک ہی کلاس میں قرآن مجید حفظ کرنے کا فخر حاصل ہوا۔ والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد مرحوم نے بارہ سال تک احمدی جنتری اور دیگر کتب دینیہ کی اشاعت کے ذریعہ خدمتِ دین کا فریضہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور دس بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ چار بچیاں شادی شدہ ہیں۔ بڑی بچی مکرم مولوی عبدالرشید صاحب آرشد شاہد مربی سلسلہ لپٹ ودگی اہلیہ ہیں۔ تین بچیاں اور تین بچے ابھی چھوٹے ہیں۔ ۱۱ اپریل کو صبح ½۹ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے کے بعد مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے قرب میں اعلیٰ مقام سے نوازے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰہم آمین۔

(محمد یوسف سول ڈیفنس آفیسر لاہور)

ضرورت باورچی

ایک محنتی دیانت دار باورچی کی ضرورت ہے جو ہر طرح کا کھانا پکا سکتا ہو۔ تنخواہ ۲۰۰ روپے سے ۲۵۰ روپے تک۔ درخواست کے ساتھ امیر جماعت کی تصدیق آنی ضروری ہے۔

معرفت الفضل

ولادت

میرے بڑے بھائی مکرم تصور احمد صاحب شاہد (واقفِ زندگی) کو اللہ تعالیٰ نے ۲۷ مارچ ۱۹۷۷ء بروز اتوار پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری منور احمد صاحب چک نمبر ۲۶ احمد آباد گجرات کا پوتا اور مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب انگلینڈ کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام مقصود احمد تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے نومولود کے خادم

دین ہونے اور درازئ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ڈاکٹر احمد خان۔ فضل منزل ۲/۵ دار الصدر غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

خدام کی مرکزی سالانہ تربیتی کلاس کی نئی تاریخیں ۱۳ رمئی تا ۲۶ رمئی مقرر ہوئی ہیں۔ خدام مطلع رہیں۔ (مہتمم تربیت)